سوال

(880) قنوتِ وِتر یا قنوتِ نازلہ میں ہاتھ اٹھانا اور ہاتھ منہ پر پھیرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قنوتِ وِتر یا قنوتِ نازلہ میں ہاتھ اٹھانا کیسا ہے؟ نیز ہاتھ منہ پر پھیرنا سنت ہے یا بدعت یا جائز؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

’’قنوتِ نازلہ‘‘ رکوع کے بعد ہے اور اس میں ہاتھ بھی اٹھائے جائیں گے۔ ملاحظہ ہو! (صحیح مسلم (۶ ۲۱۷) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ان احادیث کو ’’الإرواء‘‘ (۲ ۱۶۰۔۱۶۳) میں جمع کیا ہے۔ البتہ قنوت وِتر رکوع سے پہلے اَولیٰ (بہتر) ہے، جب کہ رکوع کے بعد بھی جواز ہے، کیونکہ صحیح ابن خزیمہ (۱۱۰۰) میں عہدِ عمر رضی اللہ عنہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت نِمازِ تراویح کے قصے سے معلوم ہوتا ہے، کہ وہ وتروں میں ’’دعاے قنوت‘‘ بعد از رکوع کرتے تھے، اس کی سند صحیح ہے۔ (نماز میں) دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا کسی سنت صحیحہ سے ثابت نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 744

محدث فتویٰ